REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

5

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۴۶/۱۱ ۳ شہادۃ ۱۳۳۶ھش ۳ اپریل ۱۹۵۷ء نمبر ۸۰

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

### اخبار احمدیہ

محترم پروفیسر علی احمد صاحب ایم۔ اے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں آجکل صاحب فراش ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

# مصر آئندہ اسرائیلی علاقے پر چھاپے مارنے کا سلسلہ ختم کرا دے گا

## اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل کو حکومت مصر کی یقین دہانی

نیویارک ۲ اپریل۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے کہا ہے کہ مصر کی حکومت نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ۱۹۴۹ء کے عارضی صلح کے تحت مقررشدہ حد کے اس پار جو چھاپے مارے جاتے ہیں مصر ان کو ختم کرا دے گا۔ انہوں نے کل نیویارک میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے یہ بات کہی نیز بتایا کہ مشرق وسطیٰ میں اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج کا کام یہ ہے۔ کہ وہ اس قسم کی جھڑپیں نہ ہونے دے۔ اور ان کے سلسلہ کو ختم کرائے۔ مسٹر ہمرشولڈ نے اس ملاقات میں اخبار نویسوں کو وہ بیان بھی اشاعت کے لئے دیا۔ جو ہنگامی فوج کی مشاورتی کمیٹی نے گزشتہ ماہ کی ۱۹ تاریخ کو حکومت مصر کو بھیجا تھا مصر نے غزہ میں عارضی صلح کے کمیشن سے اس امر کے خلاف احتجاج کیا تھا کہ ۳ مارچ کو اسرائیلی فوج مصر کے علاقے میں گھس آئی تھی۔ کمیشن نے اس امر کی تحقیقات کرنے کے بعد ایک قرارداد میں اسرائیلی پیٹرول کے اس اقدام کی مذمت کی ہے۔

## روس اور برطانیہ نے ہائیڈروجن بم کے تجربے بند کرنے سے انکار کر دیا

لنڈن ۲ اپریل۔ روس نے ہائیڈروجن بم کے تجربات کا سلسلہ ختم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جاپان نے ۹ مارچ کو حکومت روس کے نام ایک یادداشت بھیجی تھی۔ جس میں ان تجربات کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں حکومت روس نے جاپان کو جو جواب بھیجا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ جب تک دوسرے ملک بھی اس بات کے لئے تیار نہ ہو جائیں روس ان تجربات کو ختم کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔ ادھر برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن نے کہا ہے کہ ہائیڈروجن بم کے برطانوی تجربات کو جاری رکھنا چاہیئے۔ ان تجربوں کو بند کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ برطانیہ کی دفاعی پالیسی کی بنیاد کو ختم کر دیا جائے۔

## ناگاؤں اور بھارتی حکام کی ملاقات

نئی دہلی ۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ ناگا قبائل کے لیڈروں اور بھارتی فوج کے حکام میں ایک خفیہ ملاقات ہوئی ہے۔ جس میں آسام کے گورنر نے بھی شرکت کی۔ باغی ناگاؤں کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے یہ اس طرح کی پہلی کوشش ہے۔

## اردن کی کابینہ نے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا

عمان ۲ اپریل۔ اردن کے وزیر اعظم جناب سلیمان نبلوسی اور ان کی کابینہ کے دوسرے ارکان نے مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان سب کی طرف سے استعفے کل رات ہی پیش ہونے والے تھے۔ لیکن کابینہ کے ایک رکن کی تونس سے واپسی تک اس معاملے کو ملتوی کر دیا گیا ہے

قاہرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ شاہ حسین نے اپنے ایک مشیر اعلےٰ کو مصر بھیجا ہے۔ کابینہ نے شاہ کے اس اقدام کے خلاف احتجاج کے طور پر مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا ہے

## تربیتی ایٹمی ری ایکٹر

ٹنگاگو یکم اپریل۔ یہاں دنیا کے پہلے ایٹمی ری ایکٹر میں کام شروع کر دیا گیا ہے۔*

* یہ ری ایکٹر ٹنگاگو کے جنوب مغرب میں انجنیئرنگ اور ایٹمی سائنس کے بین الاقوامی سکول میں قائم کیا گیا ہے۔

## عراق کے ترقیاتی ہفتہ کی تقریبات ختم ہو گئیں

بغداد ۲ اپریل۔ عراق کے دوسرے سالانہ ترقیاتی ہفتہ کی تقریبات ختم ہو گئیں۔ ان تقریبات کے دوران میں تقریباً بیس منصوبوں کا افتتاح کیا گیا جو مکمل ہو چکے ہیں یا زیر تعمیر ہیں۔ ترقیاتی ہفتہ کی سب سے نمایاں چیز دوکن بند کا منصوبہ تھا۔ جس کا افتتاح شاہ فیصل نے جمعہ کے دن کیا۔ یہ پراجیکٹ عراق کے شمال مشرقی حصہ میں واقع ہے۔ دوکن بند کی تعمیر ۱۹۵۹ء میں مکمل ہوگی۔ یہ پراجیکٹ مستقبل کو برقی قوت اور دیہات کو بجلی مہیا کرنے کے علاوہ نئے کاشتکاروں کے لئے مزید دس لاکھ ایکڑ زمین سیراب کرے گا۔ دوسرے ترقیاتی پراجیکٹوں کے علاوہ اس بند کے اخراجات عراقی ترقیاتی قانون کے تحت پورے کئے جائیں گے۔ جس کے مطابق تیل کی آمدنی کا ۷۰ فیصد حصہ ترقیاتی کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے۔

## جامعہ احمدیہ میں خوش آمدید اور الوداع کی مشترکہ تقریب

ربوہ ۲ اپریل۔ کل شام جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ کی طرف سے مولوی فاضل کے طلباء کو الوداعی پارٹی دی گئی۔ نیز اسی تقریب میں جامعہ کے اساتذہ اور طلباء کی طرف سے ان مبلغین کرام کو خوش آمدید بھی کہا گیا۔ جو مغربی افریقہ میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں

تقریب کا آغاز محترم جناب مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہ جامعہ کے ایک طالب علم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ درجہ ثالثہ کی طرف سے غانا مغربی افریقہ کے عبدالوہاب بن آدم صاحب نے طلباء مولوی فاضل کلاس کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں مسعود احمد صاحب جہلمی نے تقریر کرتے ہوئے ساتھی طلباء کی طرف سے دیگر طلبہ جامعہ اور اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

بعدہ قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے جامعہ کے ہمراہ اشتعت

(باقی صفحہ ۸ پر)

## حقوق انسانی کمیشن کا اجلاس

جنیوا یکم اپریل۔ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے حقوق انسانی کا اجلاس آج سے یہاں شروع ہو رہا ہے۔ جس میں اس امر پر غور کیا جائے گا۔ کہ دنیا کے مختلف ممالک نے حقوق انسانی کے منشور پر کہاں تک عمل کیا ہے۔ اس کمیشن کے ارکان کی تعداد ۱۸ ہے اجلاس چار ہفتے جاری رہے گا۔ یہ کمیشن کا تیرھواں اجلاس ہوگا جس میں جبری قید، ملک سے اخراج سیاسی پناہ کے واقعات، حقوق کے تحفظ۔ آزادی اطلاعات اور بچوں کے حقوق سے متعلق مسائل پر گفتگو ہوگی۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳ر اپریل ۱۹۵۷ء

# مذہبی بیداری

عیسائیت کے غیر معقول عقائد کفارہ وغیرہ سے بیزاری نے ازمنہ وسطیٰ میں یورپ میں جو عقلیتی بیداری کی رو چلائی۔ اس نے خاصی حد تک الحاد کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اس عہد کے فلسفیوں اور سائنسدانوں نے ہر قسم کی ایسی authority سے انکار کر دیا۔ جو اس مادی زندگی سے باہر ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ اس زمانہ اور بعد کے زمانہ میں ایسے عیسائی مذہبی افراد بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جو موجودہ عیسائیت کے عقائد کی دفاع کرنے کی کوشش کرتے چلے آئے ہیں۔ لیکن فلسفیوں اور سائنسدانوں نے ایسے حقائق پر سوچنا بالکل دور از کار سمجھا ہے۔ جن کو وہ مادی پیمانوں سے تول ناپ نہیں سکتے۔

جہانتک عملی سائنس کا تعلق ہے یہ درست ہے۔ کہ مادی حالات کی تحقیقات کے لئے مادی حدبندیوں سے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے یورپ نے مادی ترقی میں کمال پیدا کیا ہے۔ اور بہت سی مادی طاقتوں پر اقتدار حاصل کر لیا ہے۔ لیکن مادی ترقیوں نے اگرچہ ہماری مادی زندگی کے لئے بہت سے آسائش کے سامان مہیا کر دیئے ہیں۔ اس کے باوجود آج کا انسان یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ کہ یہ بے پناہ مادی ترقیاں زندگی کے تمام مقتضیات کو مطمئن نہیں کر پاتیں۔ اور پوری مطمئن زندگی گزارنے کے لئے یہ کافی نہیں ہیں۔

انسان شروع ہی سے اس بات کا خواہشمند رہا ہے، کہ اس کو ایسی زندگی نصیب ہو۔ جس کو قرآن کریم میں لاخوف علیھم ولاھم یحزنون کہا گیا ہے، یعنی انسان کے دل میں رنج و غم اور خوف و ہراس کی جڑ باقی نہ رہے۔ سائنس اور فلسفہ نے جو ترقی کی ہے۔ وہ بھی انسان کی اسی خواہش کی مرہون ہے۔ پہلے انسان جنگلی فضا میں بسر کرتا تھا۔ اور بالکل حیوانوں کی طرح رہتا تھا۔ مگر عقل نے آہستہ آہستہ اس کی رہنمائی شروع کی۔ اور وہ اپنے ماحول کے مطابق آگے آگے قدم بڑھاتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اب ایسی ایسی ایجادات اس نے کر لی ہیں، کہ جن سے ہماری مادی زندگی میں بہت سی آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ لیکن وہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون کی منزل حاصل نہیں کر سکا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہی مادی ایجادات جنہوں نے قدرتی طاقتوں کو اس کے ہاتھوں میں دے دیا ہے۔ اس کے لئے سوہانِ روح بن گئی ہیں۔ اور وہ بجائے زندگی کو جنت کا نمونہ بنانے کے روز بروز اس کو دوزخ کا نمونہ بنائے چلا جا رہا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یورپ نے عیسائیت سے بیزار ہو کر زندگی کے صرف مادی پہلو کو اختیار کر لیا۔ اور اس پہلو سے ترقی کرتا چلا گیا ہے۔ اس سے اس کو تمام اقوام پر فوقیت حاصل ہو گئی۔ اور اس نے دنیا کے تمام ممالک کی پیداوار پر اپنا قبضہ جما لیا ہے۔ جہاں تک مختلف ممالک کی پیداوار سے انسانی زندگی کو ترقی کی شاہراہ پر لے جانے کا تعلق ہے۔ فی ذاتہ اس میں کوئی بُری بات نہیں، لیکن چونکہ یہ ترقی انسان کی صرف مادی زندگی کے نقطۂ نظر سے کی گئی ہے۔ اور انسانی زندگی کے باقی تمام مقتضیات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے، اس لئے بجائے عام طور پر انسان کے لئے مفید ہونے کے یہ ترقی انسانی حیات کی تباہی کا پیش خیمہ بن گئی ہے۔ اور انسان سوچنے لگا ہے، کہ جو کچھ اس نے سائنس سے حاصل کیا ہے، یہ انسان کی ترقی ہے یا تنزل ہے؟

اس کا یہ مطلب نہیں ہے، کہ دنیا کے تمام سنجیدہ اور فہمیدہ انسان اس نہج پر سوچ رہے ہیں۔ اس وقت مغربی ممالک نظریاتی لحاظ سے دو بلاکوں میں منقسم ہیں، ایک سرمایہ دارانہ جمہوریت جس کے نمائندے امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس وغیرہ ممالک ہیں۔ دوسرے اشتراکیت جس کا فی الحال واحد نمائندہ روس سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ موجودہ چین اور یورپ اور ایشیا کے بعض دوسرے ممالک بھی اس بلاک میں شامل ہیں۔ لیکن چونکہ شریک غالب روس ہی ہے۔ اس لئے اس کو روسی بلاک کہا جاتا ہے۔

جہاں تک اشتراکیت کا تعلق ہے۔ اس نے تو کھلم کھلا مذہب کی مخالفت کا اعلان کر دیا ہے۔ اور الحاد کا زبردست حامی ہے۔ اور مذہب کی جڑ انسان کے دل سے کھود کر باہر پھینک دینے کی پوری پوری کوشش کر رہا ہے۔ اس کے لئے اس نے ایک باقاعدہ آئڈیالوجی وضع کی ہوئی ہے۔ اور اس آئڈیالوجی کی تبلیغ و اشاعت صلح اور جنگ دونوں سے جائز سمجھتا ہے۔ اگر الحاد کو ہم دین کہہ سکتے تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ اشتراکیت کا دین الحاد ہے۔ اس کے برخلاف سرمایہ دارانہ جمہوریت کے حامیوں کی مذہب کے بارے میں وہی پالیسی ہے، جس کی بنیاد شروع شروع میں ازمنہ وسطیٰ میں یورپ کے جدید دانشمندوں اور سائنسدانوں نے رکھی تھی۔ یہ اقوام کسی فرد یا جماعت کے مذہب سے تعرض نہیں کرتیں۔ لیکن ان کی ترقی کی عملی شاہراہیں بھی دراصل الحاد ہی کی وادی سے گزرتی ہیں، دوسرے لفظوں میں یہاں مذہب کی کھلم کھلا تو مخالفت نہیں کی جاتی۔ مگر جو تہذیب اس ماحول میں پروان چڑھ رہی ہے، وہ الحاد کی پرورش کے لئے سازگار ہے۔ البتہ اس فضا میں ہی سائنس نے کر اب ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں، جو سائنس کی بے پناہ ترقیوں کے باوجود زندگی میں ایک خلا محسوس کرنے لگے ہیں۔ اور یہ پکار رہے ہیں، کہ ع

کچھ اور چاہیئے وسعت مری بقا کے لئے

یہ لوگ چونکہ ایک ایسے ماحول سے اٹھ رہے ہیں، جو سائنسی الحاد کا پروردہ ہے۔ اس لئے ان کا مذہب کی طرف رجحان ایک زندہ جذبہ ہے، اگرچہ وہ ابھی رحم مادر ہی میں جنین کی حالت میں ہے۔ اور مکمل پیدائش کے آثار اس میں نشوونما نہیں کر پائے۔ تاہم اگر صحیح مذہب کی طرف ان کی رہنمائی کی جائے، تو آئندہ احیائے دین کی مہم میں ایسے لوگ کار ہائے نمایاں سرانجام دے سکتے ہیں۔ اور الحاد کی یورش جو روس کی صورت میں کھلم کھلا اور دیگر مغربی ممالک کی صورت میں آہستہ آہستہ تمام انسانیت پر چڑھتی آ رہی ہے، اس کو روکنے کے لئے دیوار کا کام دے سکتے ہیں۔

افسوس یہ ہے۔ کہ جن اہل علم حضرات کے قبضہ میں دین کے خزانے کی بقول خود کلید ہے، وہ خود ان حالات سے بالکل بے پرواہ ہو کر باہم جنگ و جدل میں مصروف ہیں۔ اور اس بات پر جھگڑ رہے ہیں، کہ اصل کلید کس کے پاس ہے، حالانکہ خزانہ کو قفل نہیں لگا ہوا۔ بلکہ اس کا دروازہ بالکل کھلا پڑا ہے۔ اور ہر ایک اس میں سے بقدر وسعت و طاقت لیکر آگے تقسیم کر سکتا ہے۔ اس باہمی آویزش کا نتیجہ ہمیں صاف نظر آ رہا ہے۔ کہ یہ لوگ تو اصل کلید کی شناخت میں ہی لگے رہیں گے، اور اس کے لئے باہم جنگ و جدل میں ہی مصروف رہیں گے۔ مگر جس طرح یورپ نے ہماری تمام مادی پیداوار پر قبضہ کر لیا ہے۔ مذہب کے خزانہ پر بھی وہی قابض ہو جائیں گے۔ اور باہم جھگڑنے والے مُنہ دیکھتے رہ جائیں گے۔

## نمائندگان مجلس شوریٰ انصار اللہ

انصار اللہ کی دوسری مجلس شوریٰ کے موقع پر جب یہ معاملہ پیش ہوا۔ کہ انصار اللہ کے ماہوار چندہ کی شرح ½ پائی سے بڑھا کر ایک پائی کر دی جائے، تو اس وقت جملہ نمائندگان نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ اس چندہ کی وصولی کے لئے اپنے اپنے حلقہ میں پورے طور پر کوشش کریں گے۔ اور اس طرح انشاء اللہ وصولی بڑھ جائے گی۔ چنانچہ اسی بناء پر شرح چندہ کو بڑھایا نہ گیا تھا۔ اب نمائندگان کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کو پورا کریں۔ اور تمام اراکین کو باشرح چندہ ادا کرنے کی تلقین فرمائیں، اور زعماء اور مہتممین مال سے پورے طور پر تعاون کریں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

## تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۸ر مارچ ۱۹۵۷ء کے دوسرے صفحہ پر کارکنان مال جماعت احمدیہ کراچی کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام شائع ہوا۔ جس میں ۳ر مارچ کی بجائے غلطی سے ۲ مارچ تحریر کیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس نے ۳ مارچ بروز اتوار تقریباً گیارہ بجے دوپہر کارکنان کو ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا تھا۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے، کہ مورخہ ۳ر مارچ کو حضور نے کارکنانِ مال جماعت احمدیہ کراچی کے گروپ فوٹو میں بھی شمولیت فرما کر خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔

خاکسار عبد الوہاب مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی

# حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور ان کی والدہ کا سفرِ ہندوستان

## کشمیر۔ لداخ اور وسطِ ایشیا کی قدیم روایات

### پروفیسر نکولس رورک کی شہادت

از مکرم جناب شیخ عبد القادر صاحب لائل پوری لاہور

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی آمد ہندوستان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کی اشاعت کے بعد یوماً فیوماً اس تحقیق کی تائید میں نئی نئی شہادتیں دستیاب ہو رہی ہیں الفضل ۷، ۸ ؍جون ۱۹۵۶ء کی اشاعتوں میں بعض نئی شہادتیں درج کی جا چکی ہیں۔ جن میں سے ایک ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی ہے۔ آپ اپنی کتاب

Glimpes of world History میں لکھتے ہیں کہ

"تمام وسطی ایشیا، کشمیر لداخ اور تبت اور اسی طرح اس سے آگے شمالی علاقہ میں اب بھی یہ مضبوط یقین پایا جاتا ہے کہ یسوع یا عیسٰے نے ان علاقوں میں سفر اختیار کیا۔" (ص ۸۴)

اس سلسلہ میں ایک نئی شہادت پروفیسر نکولس رورک Nicholus Roerich کی پیش کی جاتی ہے۔ آپ نے ۱۹۲۹ء میں ایک کتاب Heart of Isia کے نام سے شائع کی۔ جو کہ وسط ایشیا کی سیاحت کے حالات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب نیو ایرا لائبریری کی طرف سے "رورک میوزیم پریس نیویارک" کے ذریعہ اشاعت پذیر ہوئی۔ اس کتاب میں پروفیسر موصوف نے یہ لکھا ہے کہ کشمیر۔ لداخ اور وسط ایشیا کے مختلف مقامات میں اب بھی یہ مضبوط روایت پائی جاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری نے ان علاقوں کا سفر اختیار کیا۔ سرینگر میں وہ فوت ہوئے ہیں ان کا مزار بھی موجود ہے۔ ان کی والدہ کا مزار بروئے روایت کاشغر میں "مزار مریم" کے نام سے مشہور ہے۔ متعلقہ حوالے درج ذیل ہیں

"In Srinagar we first enconntered the curious legend about Christ's visit to the place Afterwerd we saw how widely spread in India, in Ladak and in Central Isia, was the legend of the visit of Christ to these parts during his long absence, quoted in the Gospel. The moslems of Srinagar told us that the crucified Christ - or, as they call Him, Issa did not die on the cross but only lost consciousness The disciples took away his body, secreted it and cured him later Issa was taken to Srinagar, where he taught the people and there he died. The tomb of the Teacher is in the basement of a private house. It is said that an inscription exists there stating that the Son of Joseph was buried there. Near the Tomb, miraculonse cures are said to take place and fragrant aromas to fill the air.

(Page 22, 23)

سرینگر میں حضرت مسیح کی تشریف آوری کی حیران کن روایت اس شہر میں پہلی بار ہمارے سامنے آئی۔ بعد ازاں دورانِ سیاحت میں ہم نے دیکھا کہ یہ روایت کس درجہ پھیلی ہوئی ہے۔ نہ صرف کشمیر بلکہ ہندوستان لداخ اور وسط ایشیا کے دور دراز کے علاقوں میں بھی حضرت مسیح کی آمد کی روایت پائی جاتی ہے۔ اور یہ روایت حضرت مسیح کے اس دور زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔ جس کا ذکر انجیل میں نہیں ملتا۔

سرینگر کے مسلمانوں نے ہمیں بتایا کہ مصلوب مسیح جسے وہ عیسٰے کے نام سے موسوم کرتے ہیں صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ اس حادثہ کی وجہ سے وہ صرف بے ہوش ہو گئے تھے۔ حواری آپ کے جسم کو اٹھا کر کسی خفیہ مقام پر لے گئے۔ اور آپ کو چھپائے رکھا۔ اور وہیں آپ کا علاج کیا گیا۔ اس کے بعد آپ کو سرینگر لایا گیا۔ جہاں انہوں نے لوگوں کو اپنی تعلیمات سے روشناس کیا۔ اور اسی جگہ آپ نے وفات پائی۔ آپ کی قبر ایک مکان کے تہ خانہ میں موجود ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ایک ایسا کتبہ بھی یہاں موجود ہے۔ جس میں ابن یوسف کے یہاں دفن ہونے کا ذکر ہے۔

اس مقبرہ کے ساتھ معجزانہ شفاء کے واقعات کی روایات بھی وابستہ ہیں۔ اور یہ روایت بھی ہے کہ اس مقبرہ سے خوشبوئیں نکلتی ہیں:

آگے چل کر لکھا ہے۔

"In leh we again encountered the legend of Christ's visit to these parts The Hindu postmaster of leh and several Ladaki Buddhists told us that in leh not far from the Bazar there still exists a pond, Near which stood an old tree. Und this tree, christ preached to the people, before his departure to Palistine. We also heard another legend of how christ when young arrived in India with a merchant's carvan and how he continued to study the higher wisdam in the Himalayas. We heard several versions of this legend which has spread widely throughout Ladak Sinkiang and mongolia, but all versions agree on one point that during the time of his absence, Christ was in India and Isia It does not matter how and from where the legend originated. Perhaps it is of Nestorian origin. It is valuable to see that the legend is told in full sincerity" (Page 29, 30)

لداخ کے شہر لیہ میں ہم نے دوبارہ حضرت مسیح کے یہاں آنے کی روایت سنی۔ اس شہر کے ہندو پوسٹ ماسٹر اور بہت سے لداخی بڈھوں نے ہمیں بتایا۔ کہ لیہ کے بازار کے قریب ہی ایک تالاب ابھی تک موجود ہے۔ جس کے نزدیک ایک پرانا درخت ہے۔ جس کے نیچے حضرت مسیح فلسطین کو واپس جانے سے پہلے لوگوں کو تعلیم دیتے تھے۔

اسی طرح ہم نے یہاں ایک اور روایت سنی کہ کس طرح مسیح ایک تجارتی قافلہ کے ہمراہ اسی وقت ہندوستان آئے۔ جب وہ نوجوان تھے۔ اور کس طرح انہوں نے ہمالیہ کے ممالک میں اعلیٰ حکمت و فلسفہ کا مطالعہ جاری رکھا۔

ہم نے اس وسیع طور پر پھیلی ہوئی کہانی کو مختلف پیرایوں میں لداخ۔ سن کیانگ اور منگولیا کے دور دراز علاقوں میں سنا۔ لیکن یہ سب کی سب حکایات اس ایک بات پر متفق ہیں۔ جس زمانہ میں حضرت مسیح فلسطین سے غیر حاضر تھے اسی وقت آپ ہندوستان اور ایشیا میں موجود تھے۔ یہ روایت کیسے پھیلی اور کہاں سے آئی۔ یہ امر کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ شاید اس روایت کی بنیاد نسطوری عیسائی ہوں۔ قابل غور یہ امر ہے۔ کہ یہ روایت پورے خلوص اور سنجیدگی کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔

کاشغر میں حضرت مریم کی قبر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

About six miles from Kashgar is the Miriam Mazar, the so-called tomb of the holy virgin, mother of christ. The legend relates that, after the persecution of Jesus in jerusalem, Miriam fled to Kashgar, where the place of her burial is marked by a mazar worshipped up till to day. P. 39

کاشغر سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر "مریم مزار" کے نام سے ایک مقبرہ موجود ہے یہ قبر مقدس کنواری یعنی والدہ حضرت مسیح ناصری کی بتائی جاتی ہے۔

روایت یہ بتاتی ہے۔ کہ یوروشلم میں واقعہ صلیب مسیح کے بعد حضرت مریم کاشغر میں ہجرت کرکے آگئیں۔ جہاں وہ وفات پاگئیں۔ اور ان کا مزار بنایا گیا۔ یہ مقام آج کے دن تک لوگوں کی زیارت گاہ بنا ہوا ہے۔

نوٹ:۔ ایک قبر کوہ مری میں بھی حضرت مریم کے نام سے ہمیں ملتی ہے۔ اس قبر پر اسی پہاڑ کا نام ہے۔ مکرم حیدری صاحب ایم اے اپنی کتاب "داستان مری" میں لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مریمؑ کے نام پر نہایت قدیم زمانہ سے یہ قبر منسوب ہے۔ حضرت مسیحؑ کی والدہ کے علاوہ ان کی ایک پیرکار کا نام بھی مریم (میگدلینی) تھا۔ قدیم مکتوب سکندریہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری کا ارادہ ان سے شادی کرنے کا تھا۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ یہ دونو قبریں حضرت مسیحؑ کی والدہ اور مریم مگدلینی کی ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

جائے غور ہے۔ کہ آج سے کم وبیش ستاون سال قبل اللہ تعالیٰ سے علم پاکر اور قرآنی تائید سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تحقیق دنیا کے سامنے پیش کی۔ یہ تحقیق دنیا کی نظروں میں عجیب تھی۔ لیکن اس وقت سے لے کر آج تک وہ حرف بحرف درست ثابت ہوئی ہے۔ کیا یہ کسر صلیب کا درخشندہ ثبوت نہیں؟

قرآن مجید نے اعلان فرمایا تھا۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور ان کی والدہ کو ایک "ربوۃ ذات قرار و معین" میں پناہ دی گئی۔ یہ اعلان اگرچہ مروّجہ عیسائی لٹریچر کے خلاف تھا۔ مگر آثار قدیمہ اور تاریخی مستندات قرآنی اعلان کی صداقت پر گواہ ہیں۔

ان شہادتوں کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ روز بروز یہ سلسلہ پھیل رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رؤیا ہے۔ کہ کشمیر میں کسر صلیب کا یہ سامان ہوا ہے۔ کہ کچھ پرانی انجیلیں وہاں سے نکلی ہیں"۔

(تذکرہ ایڈیشن دوئم صفحہ ۵۶۴)

آپ نے چیلنج کیا ہے۔ کہ یوز آصف کی قبر کو کھول کر دیکھ لیا جائے اس میں سے ایسی الواح نکلیں گی۔ کہ جن سے ثابت ہو جائیگا۔ کہ یہ قبر حضرت مسیح ناصریؑ کی ہے۔ فرمایا حضرت مسیحؑ کے زمانہ میں قبروں کے کتبے لکھنے کا رواج تھا۔ ....... عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی۔ کہ آپ کی قبر ان آثار سے خالی ہوگی۔ اور پھر قبر کو کھود ا جائے۔ تو کئی عجیب وغریب اسرار ظاہر ہوں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔

(الہدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ صفحہ ۱۱۷)

یہ زمانہ بھی انشاء اللہ آئے گا۔ اور کشمیر سے ہر طرح کا کسر صلیب کا سامان نکلے گا۔ فی الحال جو کھدائیاں ہوئی ہیں۔ ان میں ابتدائی صدیوں کے عیسائیوں کا ایک مکمل قبرستان برآمد ہوا ہے۔ الواح بھی نکلی ہیں۔ اور ان پر عبارات (ص) بھی کندہ ہیں۔ تحقیق جاری ہے۔ احباب دعا کریں کہ یہ تحقیقات جلد مکمل ہو کر دنیا کے سامنے پیش ہو سکے۔

# عہد پورا کرنے والی جماعتیں

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ (احزاب ع ۳)

ترجمہ:۔ مومنوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا وہ جس کا وعدہ انہوں نے اللہ سے کیا تھا۔

یاددہانی کرانے کے لئے خاکسار مختلف جماعتوں کی وصول کا جائزہ لے رہا تھا تو جماعت کے بعد جماعت نظر کے سامنے آتی رہی۔ جس نے اپنی ذمہ واری اس حد تک ادا کر دی ہوئی ہے کہ اب انہیں کسی یاددہانی کی ضرورت نہیں۔ وہ جماعتیں یا تو چندہ عام اور حصہ آمد کے بجٹ سے بھی اور چندہ جلسہ سالانہ کے بجٹ سے بھی زائد ادا کر چکی ہیں۔ یا اتنی تھوڑی رقم باقی ہے کہ اس کے لئے کوئی یاددہانی کرانا مناسب معلوم نہ ہوا۔ اور خاکسار کے دل میں تحریک ہوئی کہ ان کے نام دعا کی خاطر اخبار میں شائع کر دیئے جائیں۔ میں خود بھی دعا کرتا ہوں اور تمام ناظرین خصوصاً بزرگان سلسلہ سے التجا کرتا ہوں کہ وہ بھی ان جماعتوں کے احباب اور عہدہ داروں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور مال میں برکت دے۔ ان کی بیویوں اور اولادوں کو ان کے لئے خوشی اور راحت کا موجب بنائے۔ ہر مرحلے پہ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور آئندہ کے لئے بھی انہیں توفیق دیتا رہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قدم بڑھاتے چلے جائیں۔

ضلع جھنگ:۔ گگی نو۔ شورکوٹ۔ سردارے والہ۔ ۲۲۵ ج-ب چچکانہ۔

ضلع ملتان:۔ لودھراں۔ ۵۴۳ ای-بی۔ کوٹھی والہ چاہ جیون سنگھ۔ شیخ پور کھنہ چاہ گھنے والہ۔ ۲۴ 10-R۔ ۳۹۰ W-B۔ فرید پور چاہ مہندی والا۔ میاں چنوں۔

ضلع لائل پور:۔ لائل پور شہر۔ ۲۷ کلاں ۶۱ شہباز پور ج-ب ۸۹ رتن ج-ب ۸۸ سہیانہ ۲۶۱ ر چکوٹ ۳۰ آدھا۔ ۲۹۶ جھبا پور۔ ۲۹۷ ج-ب۔ ۹۴ ج-ب۔ ۳۶۹ ج-ب جودھا نگری۔ ۲۴۴ گ-ب ۵۹۱ گنگا پور۔ ۲۹۶ گ ب مریح۔ ۱۰۷ R-B شرقی غزل۔ ۱۱۲ ج ب کلاں۔ ۵۲ ب ج۔ ۶۱ R-B بیدیا نوار۔ ۲۷۸ شبرکا۔ ۱۳۲ گ ب۔ ۴۶۹ گ ب۔ ماموں کانجن۔ تاندلیانوالہ۔

ضلع منٹگمری:۔ ۶ 11-L۔ ۳۰ 11-L۔ عارف والا۔ ۲۴۵ E-B۔ ۹۰ 12-L ۲۶۳ E-B۔ گگو۔ دیپال پور۔

ضلع لاہور:۔ سلطان پورہ۔ پرانی انارکلی۔ محمد نگر۔ ماڈل ٹاؤن۔ گوجر۔ مصری شاہ۔ سول لائنز۔ مزنگ۔ قصور۔

ضلع شیخوپورہ:۔ کرم پورہ وار برٹن اور آنبہ۔ کوٹ پنڈوری۔ چوہڑکانہ۔ سانگلہ ہل۔ ۱۶ جیلا۔ ۱۲۰ چھیکے۔ شیرو کے۔ چک دھینڈو کالا خطاتی۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ پنڈی بھٹیاں۔ سجا کا بھٹیاں۔ پنج میتہ۔ سہاوہ ڈھلواں۔ وزیر آباد۔ جھلنکے۔ ڈاہرانوالی چک چٹھہ۔ دوبو وال۔ موہن پور ڈگری۔ ترگڑی۔

ضلع سیالکوٹ:۔ سمبڑیال۔ سعد پال والہ۔ گلوٹیاں کلاں گوکل۔ ملیانوالہ۔ ریلوے سیالکوٹ چھاؤنی۔ سجاگو وال۔ بھڑتانوالہ۔ گدیاں کوٹ بدا۔ بہلول پور۔ راؤ ے۔ علینو والی۔ نواں ے۔ ساہو وال۔ تلونڈی جھنڈراں۔ جنوور کے منگونے۔ پسرور۔ چانگریاں۔ پنڈی بھاگو۔ کھریانہ ڈنکی ہیریان۔ شہزادہ۔ کاٹھی ناگرے۔ کھیوہ باجوہ۔ مالوکے بھگت۔ گھٹیالیاں سکول۔ موسے والہ۔ غوطہ فتح گڑھ۔ جرسیان جھنڈا۔

ضلع مظفرگڑھ:۔ مظفرگڑھ شہر۔

ضلع ڈیرہ غازیخاں:۔ چاہ اسمٰعیل والا۔ کوٹ قیصرانی۔

ضلع رحیم یار خاں:۔ ۱۲۰ P کوٹ فرزند علی۔ ۲۴ P۔ ۱۱ دڑہ نور۔ جھول احمدیاں۔ ۶۵ P-N۔ ۳۲ N-P۔

ضلع بہاولپور:۔ ۸۴ فتح۔ اوچ شریف۔

ضلع بہاولنگر:۔ ۱۴۲ 6-R۔ ۳۰ 3-R۔ ۱۶۰ 7-R۔ ۹ منشی عبدالستار والا۔

ضلع گجرات:۔ منڈی بہاءالدین۔ کھوکھر غربی۔ کڑیانوالہ۔ کنجاہ۔ ڈنگہ۔ لالہ موسیٰ۔ کھاریاں۔ جسو کے سدو کے۔ رنگ چنن دودھ واڑی۔ نڑہ۔ بگلہ ۱۴۔

ضلع سرگودھا:۔ چاہ چگی والا۔ ۳۶ SD-B۔ ۲ T-D-A۔ ۱۶۸ ۱۷۱۔ منگلا۔ ۹۹ ش۔ خوشاب۔

ضلع اٹک:۔ کوٹ فتح خان

ضلع ہزارہ:۔ مانسہرہ

ضلع مردان:۔ ٹوپی

ضلع بنوں:۔ بنوں شہر۔ سرائے نورنگ

ضلع میانوالی:۔ ۳۷ M-L

ضلع سکھر:۔ سکھر شہر

ضلع نوابشاہ:۔ دیہہ چھیاپٹ ۳۱ دوہ۔ گوٹھ حاجی قمر الدین۔ نور نگر اسٹیٹ نوراباد اسٹیٹ۔ محمود آباد شریف آباد

(باقی صفحہ ۸)

# ایڈیٹر صاحب پیغام صلح جواب دیں

## کیا مطلقاً مدعی نبوت لعنتی ہے؟

ایڈیٹر پیغام صلح نے اپنے پرچہ ۲۰؍مارچ ۱۹۵۷ء میں یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ جناب مولوی صدر الدین صاحب امیر گروہ منکرین خلافت حقہ نے گذشتہ ماہ نومبر میں بمقام ملتان تقریر کرتے ہوئے یہ کہا تھا۔

"کہ جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی ہو میں اس کو لعنتی سمجھتا ہوں"۔

سابق امیر گروہ منکرین خلافت جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے خواجہ غلام الثقلین مرحوم کو جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعی نبوت قرار دیا تھا۔ چنانچہ لکھا تھا کہ۔

"آپ ایک مدعی نبوت کے خلاف میدان میں نکلے"

(ریویو جلد ۵ صفحہ ۱۳۱)

اور لکھتے ہیں

"یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا"۔

(ریویو جلد ۶ صفحہ ۹۹)

اور لکھتے ہیں:۔

"ہم اب اس حالت میں ہو گئے ہیں کہ اس نبی آخر الزمان کے دعوے کی تصدیق سمجھنے کے لئے اندرونی شہادت پر غور کریں"۔

(ریویو جلد ۶ صفحہ ۹۹)

ان حوالجات میں منکرین خلافت کے سابق امیر مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو موعود نبی۔ نبی آخر الزمان اور مدعی نبوت قرار دیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہمارا دعوے ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں"

(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

پھر ۱۷ مئی ۱۹۰۸ء کو بمقام لاہور جلسہ دعوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تقریر فرمائی۔ اس تقریر کی بناء پر یہ غلط خبر پرچہ اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی کہ آپ نے . . . . . . . .

. . . . . . . . . . .

. . . . . . . . . . .

. . . . . اس جلسہ

دعوت میں اپنی نبوت سے انکار کیا ہے تو اسی روز حضرت اقدس نے ایڈیٹر اخبار عام کی طرف ایک خط لکھا۔ جس میں اس غلط خبر کی تردید کی۔ اور یہ خط حضور کی وفات کے روز یعنی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے پرچہ میں شائع ہوا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں۔

"سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک کہ اس دنیا سے گذر جاؤں مگر میں ان معنوں سے نبی نہیں کہ گویا اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں۔ یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے جو قرآن شریف نے پیش کیا اور کسی کو مجال نہیں کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے"۔

ایڈیٹر صاحب پیغام صلح مذکورہ بالا تحریرات کو پیش نظر رکھکر جواب دیں کہ کیا

(۱) ان تحریروں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مدعی نبوت ہونا ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟

(۲) اور مولوی صدر الدین صاحب کے اعلان کی زد میں مذکورہ بالا دعوے نبوت آتا ہے یا نہیں؟

---

### درخواست دعا

میرے دو دوست اورنگ زیب خادم اور راجہ محمد اشرف صاحب گورنمنٹ کالج چکوال سے ایف۔ اے کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ اسی طرح میرے دو نو بھائی محمد ارشد اعتقش بی۔ ایس۔ سی اور محمد اسلم شاد فسٹ ایئر کا امتحان امسال دے رہے ہیں۔ ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے (محمد اشرف ناصر شاہد مقیم چکوال)

# چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم

(مکرم ایم۔ اے ناصر صاحب پٹواری چھاؤنی)

میرے والد محترم چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم ۱۸۵۷ء میں ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباء اجداد اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے تھے ۱۹۰۱ء میں آپ کی ملاقات مولوی کریم بخش صاحب مرحوم بگوی سے ہوئی۔ جو کہ وہاں امام تھے۔ انہوں نے والد صاحب کو بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان میں مہدی موعود ہونے کا دعوے کیا ہے۔ آپ نے تحقیق شروع کر دی بالآخر ۵ سال تک حضور کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد اطمینان ہونے پر آپ نے ۱۹۰۶ میں بیعت کی۔ بیعت کے بعد آپ نے رویاء میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے ہاں تشریف لائے ہیں۔ بہت سے لوگ بے چینی سے گھر کے سامنے کھڑے ہیں۔ کہ حضور کی تقریر سنیں۔ والد صاحب نے انہیں کہا کہ آرام سے بیٹھ جاؤ۔ تقریر سب کو سنائی دے گی۔ چنانچہ سب لوگ آرام سے بیٹھ گئے۔ حضور نے ایک چھوٹے لڑکے کو اشارہ کیا تقریر کرو۔ اور وہ چھوٹا لڑکا ایک اونچی جگہ کھڑا ہو کر تقریر کرنے لگا۔ جو تمام لوگوں نے دلچسپی سے سنی۔ اسی رویاء کی بناء پر آپ نے اپنے بیٹے عزیز کرم الٰہی ظفر کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ کرم انہیں سپین کے لئے منتخب فرمایا۔ چنانچہ وہ ۱۰؍دسمبر ۱۹۲۵ء کو والد صاحب کے سامنے رخصت ہوئے اور ماشاءاللہ ۱۲ سال سے حضور انور کی زریں ہدایات کے مطابق سپین جیسے اہم ملک میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔

خود سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مختلف اداروں مثلاً سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان میں کلرک اور احمدیہ گرلز سکول دھرم کوٹ بگا میں ہیڈ ماسٹر کے فرائض ادا کرتے رہے نیز احمدیہ سکول نبگہ میں بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اپنے مخاطب کو نرم اور محبت بھرے لہجہ میں احمدیت کا پیغام پہنچاتے تھے۔

اپنے بچوں سے بھی بہت محبت تھی سب کی تربیت احمدیت کے زرین اصولوں کے مطابق کی۔ اور سارے خاندان کو ہر وقت نماز میں مداومت۔ قرآن مجید سے پیار اور صحیح اسلام پر چلنے کی تلقین فرماتے تھے۔

تقسیم ملک کے موقع پر تمام مسلمانوں نے گاؤں خالی کر دیا۔ مگر والد صاحب کو احمدیت نے ایسا توکل عطا کیا ہوا تھا کہ اللہ تعالےٰ کے سہارے پر اپنا مکان خالی نہ کیا۔ اور والدہ کے ساتھ وہیں دو ماہ مقیم رہے۔ سکھوں کے جتھے آتے تھے مگر گاؤں والوں کو آپ کی ہر دلعزیزی اور نیکی کی وجہ سے اتنی محبت تھی کہ کسی نے ہمارے گھر کا رخ نہ کیا۔ بالآخر ایک دن کشف میں آپ نے دیکھا کہ ان کا لڑکا باہر آواز دیکر کہتا ہے کہ تیار ہو جاؤ۔ چنانچہ دوسرے دن ہی ہمارے چھوٹے بھائی فضل کریم صاحب اور ایک بھتیجے ملٹری کے قافلہ میں ان کو بخیریت لاہور لے آئے۔

۱۹۴۹ء میں والد صاحب کی درخواست پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ والد صاحب کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس واقعہ کا آپ اکثر ذکر فرما کر حضور کی ذرہ نوازی کا شکریہ ادا کیا کرتے تھے۔

والد صاحب جلسہ سالانہ پر جانے کے لئے کئی ماہ قبل تیاری شروع کر دیتے تھے۔ آخری ایام میں نمازوں کا یہ عالم تھا کہ رات دو بجے ہی نماز تہجد شروع کر دیتے تھے۔ بالآخر ۱۵/۱۴ مارچ ۱۹۵۷ء کی درمیانی رات اپنے بڑے لڑکے ماسٹر غلام محمد صاحب کے ہاں ننکانہ صاحب میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اور قریباً سو سال عمر پائی۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے اس وقت آپ کے ۴ بیٹے۔ دو بیٹیاں۔ گیارہ پوتے ... پوتیاں ۷ نواسے ۴ نواسیاں اور دو پڑپوتے ایک پڑپوتی ماشاءاللہ ۳۷ افراد ہیں جنہیں چھوڑ کر آپ رخصت ہوئے۔ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود نے آپ کا جنازہ غائب پڑھایا۔ اور خطبہ جمعہ میں مرحوم کا ذکر فرمایا۔ آپ موصی تھے اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں امانتاً سپرد خاک کر دئے گئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم آپ کو جنت فردوس میں جگہ دے۔ اور ہماری ضعیف والدہ کا حافظ و ناصر ہو۔

# رمضان المبارک

(مکرم عبد الباسط صاحب ۔ واقف زندگی ۔ ربوہ)

رمضان المبارک گوناگوں رحمتوں کے نزول کا زمانہ ہونے کی وجہ سے خاص برکات کا حامل ہے ۔ اس مہینہ میں مسلمان اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق روحانیت کی اعلیٰ منازل پر فائز ہونے کے لئے روزے رکھتے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی و رضامندی حاصل کرتے ہیں ۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ :۔

یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرہ)

یعنی اے لوگو جو ایمان کی نعمت سے بہرہ یاب ہوئے ہو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے گذشتہ لوگوں پر فرض تھے تاکہ تم مقام تقویٰ حاصل کر سکو ۔ اس آیہ شریفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی امتوں پر بھی روزے فرض تھے ۔ اور دنیا کی تمام قوموں میں روزوں کا حکم دیا جاتا ہے ۔ چنانچہ " انسائیکلو پیڈیا آف برٹینیکا " میں زیر لفظ Fasting لکھا ہے ۔

روزوں کے اصول و طریق گو باختلاف آب و ہوا ۔ قومیت و تہذیب اور حالات و گردوپیش بہت زیادہ مختلف ہیں ۔ لیکن بمشکل کسی ایسے مذہب کا ہم نام لے سکتے ہیں جس کے نظام مذہبی میں روزہ مطلقاً تسلیم نہ کیا گیا ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ روزہ بحیثیت ایک مذہبی رسم کے ہر جگہ موجود ہے ۔"

مندرجہ بالا آیت میں روزوں کی فرضیت اور یہ بتانے کے بعد کہ ہمارا یہ حکم مسلمانوں کے لئے ہی نیا حکم نہیں ہے بلکہ پہلی قومیں اور مذاہب بھی کسی نہ کسی رنگ میں روزوں کے پابند تھے ۔ آخری حصہ آیت میں روزہ کے فوائد کی طرف لعلکم تتقون سے اشارہ کیا گیا ہے ۔ یعنی تاکہ تم مقام تقویٰ حاصل کر سکو ۔ جس میں شیطان سے حفاظت گناہوں سے دوری اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجانا وغیرہ شامل ہیں ۔ ظاہر ہے کہ اس فائدہ کے حصول کے بعد انسانی پیدائش کی غرض کو پورا کرنے کے لئے کسی اور امر کی حاجت باقی نہیں رہتی ۔

رمضان المبارک متعدد خصوصیات کا حامل ہے مثلاً یہ کہ اس مہینہ میں قرآن مجید جیسی عظیم الشان کتاب جو بنی نوع انسان کے لئے آخری لائحہ عمل اور مکمل ضابطہ حیات کی حیثیت رکھتی ہے نازل ہونا شروع ہوئی ۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ماہ رمضان المبارک کی خاص دعاؤں ۔ ریاضتوں اور خلوت کی عبادتوں کا بہترین ثمرہ قرآن مجید کی شکل میں ظاہر ہوا تو بے جا نہ ہوگا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں قرآن مجید کی تلاوت کا خاص اہتمام فرماتے تھے اور التزام سے قرآن مجید کا دور کرتے تھے ۔ اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے روئے زمین کے تمام مسلمان اس مبارک مہینہ میں بڑی کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں جو اپنی ذات میں مستقل عبادت کی حیثیت رکھتی ہے ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مبارک مہینہ میں غیر معمولی جود و سخا کا مظاہرہ فرماتے اور غرباء و مساکین کی ضرورتوں کا خیال کرتے ہوئے ان پر خاص شفقت فرماتے اور ان غرباء و مساکین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مومنوں کے لئے بھی اس مہینہ کو اچھی طرح بسر کرنے کا سامان مہیا فرماتے جو اپنے افلاس و غربت کی وجہ سے سحری و افطاری کا اہتمام نہ کر سکتے ۔

اس مہینہ کی برکات میں سے یہ بھی ایک بہت بڑی برکت ہے کہ روزہ رکھنے سے فارغ البال انسانوں کو اپنے غریب و نادار بھائیوں کی مشکلات کا علم ہو کر ایک طرف تو ان کے دلوں میں غرباء کے لئے ہمدردی و شفقت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جن سے سخاوت کرنے کی تحریک ہوتی ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے لئے شکر و امتنان کے جذبات پیدا ہوتے ہیں ۔ جس نے اپنے فضل و احسان سے انسان کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا ہے ۔

مہینہ بھر اپنی عادت کے خلاف کھانے پینے کی اشیاء کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دن بھر ان کو استعمال نہ کرنے سے ضبط نفس کی عادت پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان بہت سی برائیوں اور گناہوں سے بچ سکتا ہے ۔ اس طرح تکلیف و مشقت برداشت کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے ۔ سحری کے اہتمام کے لئے پو پھٹنے سے قبل اٹھنے کی وجہ سے نماز تہجد ادا کرنے کا موقع ملتا ہے ۔ طبیعت میں نرمی و بردباری پیدا ہوتی ہے ۔ جسم میں سے کئی مضر صحت مواد ضائع ہوتے ہیں ۔ نعماء الٰہی کا شکر ادا کرنے کا موقعہ ملتا ہے غرضیکہ یہ مہینہ اپنے اندر روزوں کے ساتھ ساتھ بہت سی اور عبادتیں بھی لئے ہوئے ہے ۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ " کیا ہی بدبخت وہ انسان ہے جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور پھر بھی اس کے گناہ باقی رہے ۔

روزہ دار سے خوشنودی کے اظہار کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ۔" اللہ تعالیٰ کو روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے بھی بھلی معلوم ہوتی ہے ؟"

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ " اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے تمام اعمال اسی کے لئے ہیں اور ہر نیک عمل کا بدلہ دس گنا ملتا ہے ۔ سوائے روزہ کے کہ اس کا بدلہ میں خود ہوں ۔"

یہ مبارک زمانہ ایک بار پھر آیا ہے اور موقع ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لئے پوری کوشش کی جائے ۔ واللہ المستعان وھو الموفق ۔

## انصار اللہ سے ازالہ اوہام کا امتحان

### ۵ مئی ۱۹۵۷ء کو لیا جاتا ہے ۔ زعماء صاحبان توجہ فرمائیں

جیسا کہ ۱۵ جنوری ۱۹۵۷ء کے اخبار الفضل میں اعلان ہو چکا ہے کہ انصار سے ازالہ اوہام حصہ اول کے نصف کا ۵ مئی ۱۹۵۷ء کو امتحان لیا جاتا ہے اور امید ہے زعماء صاحبان انصار نے اراکین انصار کو امتحان کی تیاری کے لئے اطلاع کر دی ہوگی ۔ اور خود بھی اس کتاب کے درس و تدریس کا انتظام کیا ہوا ہوگا ۔ کہ ناخواندہ اور معمر انصار جو خود پڑھ نہیں سکتے سن کر زبانی امتحان دے سکیں ۔

اگر کسی زعیم صاحب نے اس طرف پوری توجہ نہ کی ہو ۔ اب بھی کافی وقت ہے ۔ اس امتحان کے لئے زیادہ سے زیادہ انصار کو تیار کیا جائے اور جو انصار امتحان میں شامل ہونا چاہیں ان کی فہرست ۱۵ اپریل ۱۹۵۷ء تک دفتر ہذا میں بھجوا دی جائے تا امتحان میں شامل ہونے والے انصار کی تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے امتحانی پرچے چھپوائے جائیں ۔

نوٹ :۔ ازالہ اوہام مکمل شرکت الاسلامیہ ربوہ سے مل سکتی ہے جس کی قیمت چار روپیہ مجلد چار روپیہ بارہ آنہ ہے ۔ قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

## درخواستہائے دعا

(۱) مکرم میاں حسام الدین صاحب بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی مردان کا ناک کا اپریشن ہو رہا ہے ۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں ۔ بشیر احمد دینس

(۲) نشتر میڈیکل کالج ملتان سے ہمارے احمدی طلباء مختلف امتحانات ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس میں شریک ہو رہے ہیں ۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے ان سب کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ محمد اکرم ورک متعلم ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس صدر احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن ملتان

(۳) خاکسار کی بچی نعیمہ فہیم ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں ۔ آجکل کراچی میں زیر علاج ہیں ۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کے لئے اور بندہ کی مشکلات دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ سید محمد سعید سلیم ۔ لاہور

(۴) میری بیوی بیمار ہے اور صحت بہت کمزور ہے ۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔ سید عبید اللہ شاہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک جھمرہ ضلع لائلپور

(۵) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ کھانسی چند یوم سے بیمار ہے ۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔ مبارک احمد انور فاروقی ۔ ربوہ

(۶) میرے لڑکے محمد اسلم ممبر مرچنٹ کھاریاں کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اولاد کی نعمت سے نوازے ۔ والدہ محمد اسلم ممبر مرچنٹ کھاریاں

(۷) برادرم رشید احمد خانصاحب آف اوکاڑہ کی منجھلی صاحبزادی بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو جلد شفا عطا فرمائے آمین ۔ نیز میری گھریلو پریشانیوں کے دور ہونے کیلئے بھی دعا فرمائیں ۔ حافظ مبین الحق شمس ۔ کراچی ۵

(۸) عزیزم منصور احمد بعارضہ تپ محرکہ بیمار ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ محمد علی ڈیروی ۔ حافظ آباد

(۹) مکرم چوہدری محمد شریف آف گھسیٹ پورہ کا لڑکا محمد صدیق بعارضہ بخار بیمار ہے اور میری لڑکی نصرت پروین اچانک ہاتھ میں درد شروع ہو جانے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے ۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین (محمد یعقوب ۔ ربوہ)

# قلات ڈویژن کی ترقیاتی سکیموں پر تین لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا

## ترقیاتی بورڈ کے اجلاس میں پچیس ترقیاتی سکیموں پر غور کیا گیا۔

کوئٹہ یکم اپریل۔ قلات ڈویژنل ترقیاتی بورڈ کا اجلاس میجر محمد یوسف کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں کلونیز کھودنے۔ غذائی پیداوار بڑھانے، پینے کے پانی کی سکیمیں اور نئی سڑکوں کی تعمیر کی پچیس سکیموں پر غور کیا گیا۔

بورڈ نے آبپاشی اور زراعت کی کئی ایک سکیمیں اصولی طور پر منظور کر لیں۔ جن پر تین لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ بورڈ نے متعلقہ محکموں کو ہدایت کی ہے کہ وہ سکیموں کے تخمینہ جات بنا کر بورڈ کی منظوری کے لئے پیش کریں۔ بورڈ نے انیس ۱۹ ہزار تین سو روپیہ بچانے ضلع چاغی میں نوشکی کے مقام پر زمین دوز نالے کی تعمیر، مستونگ میں خواتین کے لئے صنعتی مرکز اور قلات میں پرنٹ سنٹر کے قیام کے لئے منظور کیا ہے۔

قلات میں ایک پولٹری فارم کے قیام کی سکیم کے لئے بھی بورڈ نے ننانوے ہزار آٹھ سو نوے روپے کی رقم کی توثیق کی ہے۔ علاقائی محکمہ ترقیاتی حیوانات کی طرف سے انڈوں اور گوشت کی پیداوار میں اضافے کی سکیمیں مرتب کی جا رہی ہیں۔ جو رسمی منظوری کے لئے صوبائی حکومت کو بھیجی جانے والی ہیں۔

## برطانیہ میں امراض و حادثات کی شرح

لندن یکم اپریل۔ انگلستان اور ویلز میں بچوں کی شرح اموات میں برابر کمی ہوتی جا رہی ہے۔

۵۵ کی آخری سہ ماہی میں ایک سال کی عمر میں مرنے والے بچوں کی تعداد ۲۳ و ۹ فی ہزار تھی۔ اور ۵۶ کی آخری سہ ماہی میں یہ شرح ۲۴ فی ہزار تھی۔ اعداد و شمار کے ماہرین کا کہنا ہے کہ اس سے آبادی میں بھی نمایاں اضافہ ہوگا

برطانیہ میں دق کی بیماری کم ہونے کا اظہار اس حقیقت سے ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۵۴ میں ۷۰۵۷۴۵۱۱ افراد کا ڈاکٹری معائنہ کیا گیا۔ ان میں سے صرف ۷۷۳۳ افراد کو علاج کی ضرورت تھی

بچوں کے فالج میں بھی کمی ہو رہی ہے گذشتہ سال کے پہلے ۹ ماہ میں اس بیماری سے ۸۷ اموات واقع ہوئیں۔ جبکہ ۵۵ء کی اس مدت میں ۱۲۷ اموات ہوئی تھیں۔

حادثات کے لحاظ سے گھر سب سے زیادہ خطرناک جگہیں ہیں۔ گذشتہ ستمبر کو ختم ہونے والی سہ ماہی میں ۱۵ سال سے زیادہ عمر کی ۵۴۷ عورتیں اور لڑکیاں اور ۱۱۴ مرد گھر کے حادثوں سے ہلاک ہوئے۔ یہ اموات زیادہ گر پڑنے سے واقع ہوئیں۔

سڑکوں پر مردوں کو زیادہ جانی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ ان حادثوں میں ۹۴۱ مرد اور لڑکے ہلاک ہوئے۔ عورتوں اور لڑکیوں کی تعداد ۲۲۲ تھی۔

## وزیر اعلیٰ کا قانون دانوں کو مشورہ

ڈھاکہ یکم۔ اپریل وزیر اعلیٰ مشرقی پاکستان مسٹر عطاء الرحمن نے مقامی بار ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے قانون دانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ عوام کے اذہان میں خود اعتمادی پیدا کریں۔ تاکہ وہ انصاف اور دیانتداری پر قائم رہیں۔ اور اس سے انہیں حقیقی مسرت حاصل ہو۔ انہوں نے کہا کہ قانون دانوں کو اپنے پیشے کا وقار قائم رکھنا چاہیے اور اپنے آپ کو اس طرح تیار کرنا چاہیے۔ کہ وہ کل فرض شناس جج بن سکیں ... وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ... ن اور عظیم راہنما اس پیشے کی پیداوار ہیں۔ چنانچہ قانون دانوں کو غلط اور صحیح کے امتیاز کی خصوصیت پیدا کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ میں خود بھی وزیر اعلیٰ بننے سے پہلے وکیل تھا

## برمی سفیر کا عزم ڈھاکہ

ڈھاکہ یکم اپریل۔ پاکستان میں برما کے سفیر ۲ اپریل کو یہاں کراچی سے پہنچ رہے ہیں۔ اپنے قیام مشرقی پاکستان کے دوران آپ وزیر اعلیٰ مشرقی پاکستان اور چیف سیکرٹری سے ملاقاتیں کریں گے۔ آپ ۹ اپریل کو واپس کراچی لوٹ جائیں گے۔



# لبنان کی طرف سے کشمیر کے متعلق پاکستانی موقف کی حمایت

## اقوام متحدہ کے فیصلوں پر عملدرآمد کیلئے عالمی فوج قائم کی جائے (وزیر اعظم لبنان)

بیروت:۔ یکم اپریل لبنان کے وزیر اعظم مسٹر سمیع الصلح نے پاکستان کے اس مطالبے کی حمایت کی ہے کہ اقوام متحدہ کو مزید مستحکم بنانے اور اس کے فیصلوں پر عمل کرانے کے لئے اقوام متحدہ کی ایک مستقل فوج قائم کی جائے۔

وزیر اعظم لبنان بیروت میں پاکستان کی ایک خبر رساں ایجنسی کے نمائندہ کو انٹرویو دے رہے تھے۔

آپ نے کہا اس بات کا فیصلہ اقوام متحدہ ہی کر سکتی ہے کہ اقوام متحدہ کی فوج جس طرح مصر میں استعمال کی گئی تھی اس طرح یہ کشمیر میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ آپ نے کشمیر میں رائے شماری کو اس سلسلہ کا جمہوری و منصفانہ حل قرار دیا۔ اور پاکستان کے اس مطالبے کی حمایت کی۔ آپ نے کہا جو شخص یا ملک عوام کی رائے معلوم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے وہی ملکی مسئلے کا جمہوری اور منصفانہ حل چاہتا ہے

پاکستان نے بنڈونگ کانفرنس اور اقوام متحدہ میں عربوں کے مفاد کی جو حمایت کی ہے مسٹر سمیع الصلح نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ پاکستان نے عربوں کے مفادات کی حمایت میں سب سے نمایاں کردار ادا کیا۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ایک بار اس کے لئے پاکستان کا شکریہ ادا کروں۔

مسٹر سمیع الصلح نے کہا۔ لبنان کسی کے خلاف نہیں لیکن وہ کسی معاہدے میں شامل نہیں ہونا چاہتا۔ لبنان غیر جانبدار نہیں بلکہ وہ مغربی ممالک کے ساتھ ہے

## پولینڈ مصر سے تجارت بڑھائیگا

قاہرہ یکم اپریل۔ پولینڈ نے مصر کی تجارتی ترقی میں امداد دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے اس امر کا اعلان پولینڈ کے نائب وزیر تجارت نے کیا ہے جو دورہ کرنے والے تجارتی وفد کے لیڈر ہیں۔ انہوں نے کہا پولینڈ مصر سے بڑے پیمانہ پر تجارت میں تعاون کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ آپ نے مزید کہا مصر پولینڈ سے کوئی نیا تجارتی معاہدہ نہیں کرے گا۔ بلکہ موجودہ تجارتی معاہدے کی میعاد بڑھا دی گئی ہے۔

## جاپان میں بحری جہازوں کی تعمیر

ٹوکیو۔ یکم اپریل۔ سرکاری ماہرین اعداد و شمار کے اندازوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاپان میں بننے والے جہازوں کی لاگت ۱۹۵۶ء کے مقابلہ میں اس سال کے آخر میں ۲۰ سے ۳۵ فیصدی تک زیادہ ہوگی۔

اگرچہ اس کا مطلب ہوگا کہ ان کی تجارت مشکل ہو جائے گی۔ لیکن ملک کے جہازی یارڈ اپنی سہولتیں اور پیداوار بڑھانے کے منصوبوں پر عمل کر رہے ہیں۔ اجرتوں۔ فولاد اور مشینوں کی قیمتوں میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے لاگت بڑھنے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

اس صورت حال سے سب سے زیادہ فائدہ برطانیہ کو پہنچے گا۔ اب تک برطانوی جہازوں سے جاپانی جہاز سستے ہوتے تھے۔ لیکن اب یہ فرق مٹ جائے گا۔

## دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ چند دن بیمار رہ کر آج رات چار بجے کے قریب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب کرام ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

نور الدین خوشنویس
محلہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ



## سویز کی ترقی و مرمت کا کام

قاہرہ یکم اپریل۔ حکومت مصر کے محکمہ اطلاعات کے ایک سربراہ کرنل عبدالقادر حاتم نے کل یہاں کہا کہ مصر نے نہر سویز کی ترقی و مرمت کے ایک بہت بڑے پروگرام کو فوری طور پر عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے کہا مصر نے جہازرانی کی جدید ترین ضروریات کو پورا کرنے اور بین الاقوامی تجارت کو دوبارہ فروغ دینے کی غرض سے نہر کی ترقی کے لئے نہر سے حاصل کردہ محصول کا ایک بڑا حصہ وقف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سکیم پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ کرنل حاتم نے کہا سابق نہر سویز کمپنی نہر کی کافی ترقی کے کام میں ناکام ہو چکی تھی۔ کیونکہ وہ سمجھتی ہے کہ اس کی مراعات کی مدت ختم ہونے والی ہے۔

بمبئی یکم اپریل۔ سوتی کپڑے کی برآمدی ترقیاتی کونسل کا کہنا ہے کہ بحرین اور کویت کے لئے سستے کپڑے کی ضرورت ہے۔ ان ملکوں میں بھارتی کپڑے کو جاپان اور یورپ کے مقابلہ کی وجہ سے خطرہ لاحق ہے

# کسی پارٹی کو آئین کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی

## جو جماعت آئین سے اتفاق نہیں کرتی اُسے اقتدار نہیں سونپا جا سکتا (سہروردی)

لاہور ۲ر اپریل۔ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے اعلان کیا ہے۔ کسی طاقت یا پارٹی کو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ آئین کو نقصان پہنچائے یا کسی طرح اس کی بنیادی نوعیت کو تبدیل کیا جائے۔ آپ نے کہا۔ آئین کے مطابق لوگوں کو اظہار خیال کی آزادی ہے وہ اس میں ترمیم بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن کسی کو اسے نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

وزیر اعظم نے اس امر کا اعلان کل یونیورسٹی ہال میں طلبہ کے ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے کہا " جو پارٹی بھی آئین کو ختم کرنے کے درپے ہے اسے ختم سمجھنا چاہیے۔ ظاہر ہے کہ جو پارٹی ملک کے آئین سے اتفاق نہیں کرتی اسے اقتدار نہیں سونپا جا سکتا۔ کسی طاقت یا پارٹی کو آئین کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

جو شخص آئین کو نہیں چلا سکتا اسے برسراقتدار رہنے کا کوئی حق نہیں۔ حکومت آئین کی حفاظت کے لئے بنائی جاتی ہے نہ کہ اس کا مقصد آئین کی بنیادی ساخت کو ہی تبدیل کر دینا ہوتا ہے۔ لیکن اگر آپ آئین کو تبدیل کرنا چاہتے ہوں یا اگر کوئی مضبوط حکومت نہ ہو اور آپ ایک مضبوط حکومت قائم کرنے کے خواہشمند ہوں تو آپ کو عوام کے پاس جانا چاہیئے اور اس سلسلہ میں عوام کی حمایت حاصل کرنی چاہیئے۔ اسمبلی میں اکثریت حاصل کرنے کے لئے ارکان اسمبلی کا بگاڑنا یا دھمکانا یا نہیں ورغلانا بے انصافی ہے

مسٹر سہروردی نے اپنی ایک گھنٹے کی تقریر کے دوران تازہ ترین اہم مسائل جن میں کشمیر نہری پانی اور مغربی پاکستان میں وزارت کا قیام صوبائی خود مختاری اور عام انتخابات کے مسائل بھی شامل ہیں پر تبصرہ کیا۔ اجلاس کی صدارت یونیورسٹی کے وائس چانسلر میاں افضل حسین نے کی۔ ہال لوگوں سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ لوگوں نے تقریر بڑی توجہ کے ساتھ سُنی اور تقریر کے مختلف مراحل میں ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔

## ایٹمی تجربہ سے نقصان نہیں پہنچے گا

لنڈن ۲ر اپریل۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نے کہا ہے کہ جزیرہ کرسمس میں جو برطانوی ایٹمی تجربے کئے جائیں گے۔ ان کے ریڈیائی اثرات تجرباتی علاقہ سے باہر نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

## خوش آمدید اور الوداع کی مشترک تقریب

( بقیہ صفحہ اول )

اور طلبہ کی طرف سے مغربی افریقہ کے مبلغین مکرم مولوی عبد القدیر صاحب شاہد۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد اور مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل کو ان کی کامیاب مراجعت پر مبارکباد پیش کی اور تبلیغ کی اہمیت پر نہایت ایمان افروز پیرائے میں روشنی ڈالی۔

ان ہر سہ مبلغین کرام کی جوابی تقریروں کے بعد جن میں انہوں نے مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز حالات سنائے۔ تقسیم انعامات کی رسم ادا کی گئی جو محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ نے ادا فرمائی۔

جن طلباء نے تعلیمی تقریری اور ورزشی مقابلوں میں امتیاز حاصل کیا تھا آپ نے ان میں انعامات تقسیم کئے اور انہیں ان کی کامیابی پر مبارکباد دی۔

آخر میں صدر مجلس محترم مولوی محمد دین صاحب نے دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

## چینی آج سے ملے گی

لائلپور۔ یکم اپریل۔ کل سے شہر اور دیہات کے راشن ڈپوؤں کے لئے چینی کا کوٹہ جاری کر دیا گیا ہے۔ آج ۲ر اپریل سے اضافی شرح موجودہ کوٹا سے نصف زائد صارفین کو دیا جائیگا ماہ صیام کا مجموعی کوٹا فی یونٹ ۱۲ چھٹانک ہوگا۔

## ناصر کی روسی سفیر سے ملاقات

قاہرہ ۲ر اپریل۔ صدر ناصر نے کل روسی سفیر متعینہ قاہرہ سے ملاقات کی۔ روسی سفیر کی ماسکو سے واپسی کے بعد یہ پہلی ملاقات تھی جو دونوں رہنماؤں میں ہوئی۔

## عہد پورا کرنے والی جماعتیں

( بقیہ صفحہ ۴ )

ضلع دادو:۔ رادھن

ضلع میرپور:۔ گوٹھ $\frac{۲۷۰}{الف}$ ۔ ۱۵۱ کنری ۔ ڈگری ۔ نورنگر ۔

ضلع حیدرآباد:۔ بشیر آباد اسٹیٹ ٹنڈو الہ یار:۔ ظفر آباد اسٹیٹ ۔ دبیہ لامبی ۔

ضلع ٹھٹھہ:۔ گھارو ۔

آزاد کشمیر:۔ دتیال گنیال ۔

کراچی شہر

ناظر بیت المال ربوہ

### جماعت احمدیہ راولپنڈی کے زیر اہتمام

# اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایمان افروز لیکچر

## تقریر کے دوران احراریوں کی طرف سے فتنہ انگیزی

مورخہ ۹ر مارچ کو بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ راولپنڈی کی مسجد واقعہ باڑار تلواڑاں میں عیسائیت کے بالمقابل اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت بیان کرنے کے لئے ایک نہایت مفید اور اہم جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ نے "اسلام اور عیسائیت" کے موضوع پر ایک نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اس دوران میں کہ آپ مروجہ عیسائیت کے بالمقابل اسلام کی فضیلت پیش فرما رہے تھے۔ احراریوں کے ایک گروہ نے شور و غوغا برپا کر دیا۔

راولپنڈی شہر میں عیسائیوں نے اپنی حالیہ تبلیغی مہم میں اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر متعدد اعتراضات کئے تھے۔ یہ جلسہ ان اعتراضات کا جواب دینے کے لئے ہی منعقد کیا گیا تھا عیسائیوں کی اس تبلیغی مہم پر عام طور پر یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ ان اعتراضات کا جواب ضرور دیا جائے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ راولپنڈی نے صداقت اسلام کے اظہار کے لئے اس جلسے کا اہتمام کیا۔

یہ جلسہ پروگرام کے مطابق سوا آٹھ بجے مکرم میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں قرآن کریم کی تلاوت کے بعد صدر جلسہ مکرم میاں صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور اس کے بعد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر نہایت ہی مؤثر اور ایمان افروز تقریر شروع کی۔ جو ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔ اور پوری توجہ سے سنی گئی اس کے بعد احراریوں کے ایک فتنہ انگیز گروہ نے جلسہ میں شور و غوغا مچا دیا۔ اور جماعت اسلام کے نہایت مفید اور اہم جلسہ کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ پولیس نے فتنہ گروں کو روکنے کی کوشش کی۔ لیکن فتنہ انگیز اپنی شرارتوں میں بڑھتے ہی گئے۔ جس پر ڈی۔ ایس۔ پی صاحب نے جلسہ کو ختم کرنے کے لئے کہا اور اس طرح اس انتہائی مفید جلسہ کی بقیہ کارروائی ختم کرنا پڑی۔

سکرٹری اصلاح و ارشاد

جماعت احمدیہ راولپنڈی



## ایک یونٹ ایک اہم فارمولا ہے

لاہور یکم اپریل۔ ڈاکٹر خان صاحب کی معطل کابینہ کی نائب وزیر بیگم جی اے خان نے کہا ہے کہ ایک یونٹ آئین کی محض ایک دفعہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ ایک اہم فارمولا ہے جس کے باعث آئین سازی کی آٹھ سالہ جدوجہد بارور ثابت ہوئی تھی۔ بیگم جی اے خان کرشن نگر میں انجمن خواتین لاہور کے زیر اہتمام ایک جلسہ سے خطاب کر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۸